DEC 1969

تاریخ الردة

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی)

(۸)

عُمیر بن ضابی یشکری خالدؓ کے دوستوں اور یمامہ کے سادات میں سے تھے، ان کا تعلق ہجر (بحرین) سے نہیں بلکہ قلمم سے تھا جو بنو یشکر کا ایک نخلستان تھا۔ خالدؓ نے عمیر سے کہا: اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو ایسی خبریں سناؤ جن سے ان کے حوصلے پست ہو جائیں۔ عمیر یمامہ آئے، بنو حنیفہ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں، وہ مجتہد، عمدہ گھوڑ سوار اور معتقد آدمی تھے، انھوں نے کہا: "صاحبو! مہاجرین و انصار کے ایک لشکر کے ساتھ خالدؓ تمہارے سر پر آپہنچے ہیں، مسلمان یمامہ فتح کرتے بڑھے چلے آرہے ہیں، اسد، غطفان اور علیا ہوازن کو ٹھکانے لگا چکے، اب تم ان کے چنگل میں ہو، ان کا نعرہ ہے: لا قوۃ الا باللہ (قوت کا ذریعہ بس خدا ہے) میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ اگر تم ان پر صبر کے ذریعہ غالب ہونا چاہو تو وہ خدائی مدد کے ذریعہ تم پر غالب ہو جائیں گے، اگر تم زندگی کی کشش سے ان پر غلبہ چاہو تو موت کی لگن ان کو تم پر غالب کر دے گی، اور اگر تم کثرتِ فوج سے ان کو ہرانا چاہو تو وہ خداوندی مدد سے تم پر فتح حاصل کر لیں گے، تمہاری اور مسلمانوں کی حالت یکساں نہیں ہے، اسلام سربلند ہو رہا ہے، شرک سرنگوں، ان کا لیڈر نبی ہے اور تمہارا کذّاب، اُن کے دل سچی خوشی اور ولولوں سے معمور ہیں، تم دھوکہ میں مبتلا ہو، اس وقت جب کہ ان کی تلوار نیام میں اور ان کا تیر ترکش میں ہے تمہارے لئے سرکشی اور اسلام کی بغاوت سے باز آنے کا موقع ہے، میں مسلمانوں کی اس فوج میں دس دن رہ کر آرہا ہوں جو دھاوے مارتی تمہاری طرف چلی آرہی ہے۔ بنو حنیفہ نے عُمیر کی بات نہ مانی اور ان پر جاسوسی کا الزام لگایا، عُمیر لوٹ گئے"

ان کے جانے کے بعد ثمامہ بن اُثال نے عام جلسہ میں تقریر کی اور کہا: "مہاجو! میری باتیں گوش ہوش سے سنئے اور عمل کیجئے، اس میں آپ کا بھلا ہے۔ دو نبی ایک مشن میں شریک نہیں ہوتے محمد کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور خدا نے ان کے ساتھ کوئی دوسرا نبی بنا کر بھی نہیں بھیجا ہے۔ ثمامہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی: حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ، اور کہا یہ خدا کا کلام ہے۔ اس سے مسیلمہ کے اس کلام کا مقابلہ کیجئے: یا ضفدع نقی کم تنقین لا الشراب تمنعین ولا الماء تکدرین کتنا بے تکا ہے یہ کلام۔

محمد کے برکین کی ایک مثال میں آپ کو سناتا ہوں، رسول اللہ میرے پاس سے گذرے، میں اپنی قوم کے دین پر تھا، میں نے اُن کو قتل کرنا چاہا تو عمیر (بن ضابی یشکری) آڑے آئے، رسول اللہ نے میرا خون مباح کر دیا، میں نے سفر کیا جب مدینہ کے نواح میں آیا تو رسول اللہ کے آدمیوں نے مجھے گرفتار کر لیا، لیکن آپ نے مجھے معاف کر دیا، میں مسلمان ہو گیا، آپ نے مجھے حج بیت اللہ کی اجازت دی، میں نے کہا: رسول اللہ بنو قشیر نے اُثال کو اسلام سے پہلے مار ڈالا تھا۔" آپ نے مجھے اُن سے بدلہ لینے کی اجازت دیدی، میں نے اُن پر چھاپہ مارا اور مالِ غنیمت کا خمس رسول اللہ کے پاس بھیجا، رسول اللہ کا جب انتقال ہوا تو ایک ایسا شخص اُن کا جانشین ہوا جو سارے مسلمانوں سے زیادہ دین کی بصیرت رکھتا ہے اور جو اسلام کے اصول کو نافذ کرنے میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا، اس جانشین نے تمہارے پاس ایک شخص بھیجا جو نہ تو اپنے نام سے مشہور ہے نہ اپنے باپ کے، بلکہ سیف اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ بہت سی خدائی تلواریں ہیں، حضرات خوب غور و فکر کر لیجئے۔" بنو حنیفہ نے ثمامہ کو آڑے ہاتھوں لیا اور خوب گت بنائی، ثمامہ نے یہ شعر کہے:

مسیلمة ارجع ولا تمحك فانك في الامر لم تشرك

مسیلمہ راہِ راست پر آجاؤ، لڑو جھگڑو مت۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم کو نبوت یا خلافت میں (محمد) کے ساتھ شریک نہیں کیا گیا ہے۔

كذبت على الله في وحيه فكان هواك هوا الانوك

حق کا دعویٰ کر کے تم نے خدا پر بہتان تراشا ہے تمھاری آرزوئیں بڑی احمقانہ ہیں

منّتک قومک ان یمنعوک وان یأتہم خالد تترک

تمھاری قوم نے تم کو سبز باغ دکھایا ہے کہ وہ تمھاری مدد کریں گے۔ حالانکہ اگر خالد آگئے تو وہ تم کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

فمالک من مصعد فی السماء ولا لک فی الارض من مسلک

اس وقت نہ تو آسمان پر تم چڑھ سکو گے اور نہ زمین پر تمھارا ٹھکانا ہوگا۔

بُطاح سے خالدؓ بن ولیدؓ کا ہراول دستے بھیجنا

جب خالد بن ولیدؓ بُطاح سے چل کر بنو تمیم کے علاقہ میں داخل ہوئے تو انھوں نے دوسو سواروں پر مشتمل ہراول دستے معن بن عدی عجلانی کی قیادت میں بھیجے اور ان کی رہبری کے لئے فرات بن حیان عجلی کو مامور کیا، دو جاسوس بھی مقرر کئے ایک مکنف بن زید الخیل طائی اور دوسرا ان کا بھائی۔ قاضی واقدی: خالد جب عرض پہنچے تو انھوں نے دوسو سواروں پر مشتمل چند ٹولیاں بھیجیں اور کہا کہ جو ملے اس کو پکڑ لو، یہ ٹولیاں روانہ ہوئیں اور مُجّاعہ بن مرارہ حنفی کو اس کے تیئیس ہم قوموں کی ہمراہی میں پکڑ لیا، یہ لوگ ایک نُمیری عرب کے تعاقب میں نکلے تھے جس نے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، ان کو خالدؓ کی پیش قدمی کا علم نہ تھا، ٹولیوں کو انھوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق بنو حنیفہ سے ہے مسلمان سمجھ رہے تھے کہ یہ مسیلمہ کی طرف سے خالدؓ کے پاس بھیجی ہوئی سفارت ہے، جب صبح ہوئی اور پسماندہ فوج آگئی تو یہ ہراول ٹولیاں مجاعہ اور ان کے ساتھیوں کو خالدؓ کے پاس لیکر آئیں، وہ بھی سمجھے کہ یہ مسیلمہ کے قاصد ہیں، انھوں نے پوچھا تمھاری مسیلمہ کے بارے میں کیا رائے ہے تو انھوں نے کہا وہ رسول اللہ ہے، مجاعہ سے مخاطب ہوتے ہوئے: اور تمھاری کیا رائے ہے؟ مجاعہ: "میں تو اس ایک نمیری عرب کے تعاقب میں نکلا تھا جس نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ مجھے مسیلمہ سے کوئی عقیدت یا قربت نہیں ہے، میں رسول اللہ کی خدمت میں جاکر اسلام قبول کر چکا ہوں، اور اس پر بدستور قائم ہوں، خالدؓ نے مجاعہ کے ساتھیوں کو

ایک ایک کرکے قتل کرانا شروع کیا۔ جب ساریہ بن مسلمہ کی باری آئی تو اس نے کہا۔ ..... "خالد! تم اہل یمامہ کے ساتھ برا کر دیا بھلا مجاعہ کو نہ مارنا کیونکہ وہ جنگ ہو یا صلح دونوں حالتوں میں تمہارے کام آئے گا"۔ مجاعہ ذی اثر آدمی تھا، خالدؓ نے اس کو قتل نہیں کیا، خود ساریہ اور اس کی باتیں ان کو اتنی پسند آئیں کہ اس کی جان بھی بخش دی، دونوں کے بیڑیاں ڈلوادیں۔ خالدؓ مجاعہ کو وقتاً فوقتاً بلا کر اس سے باتیں کیا کرتے۔ مجاعہ سمجھا کہ خالدؓ اس کو قتل کر دیں گے، ایک گفتگو کے دوران مجاعہ نے کہا: "ابن المغیرہ! میں مسلمان ہوں، میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا ہے، میں رسول اللہؐ سے ملا تھا اور مسلمان ہو کر لوٹا، میں لڑنے کے لئے نہیں نکلا ہوں"۔ اس نے نمیری عرب کے تعاقب کی بات پھر دہرائی۔ خالدؓ: "قتل اور ترکِ قتل کے درمیان ایک منزل ہے اور وہ ہے قید، میں تم کو اس وقت تک قید رکھوں گا جب تک آنے والی جنگ کا فیصلہ نہ ہو جائے"۔ خالدؓ نے مجاعہ کو اپنی بیوی ام متمم کے حوالہ کر دیا (ص ۲۵۴) جس سے مالک بن نویرہ کو قتل کر کے انھوں نے شادی کر لی تھی، ام متمم کو انھوں نے تاکید کر دی کہ مجاعہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں"۔ مجاعہ نے خالدؓ سے کہا: "جس کو تم سے اندیشہ ہوگا وہ کیا آج اور کیا کل تم سے برابر ڈرتا رہے گا اور جس کو تم سے بھلائی کی امید ہوگی وہ کیا آج اور کیا کل وہ ہر وقت تم سے بھلائی ہی کی توقع رکھے گا! مجھے تم سے امید بھی ہے اور بیم بھی۔ تم کو معلوم ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کے ہاتھ پر وفاداریٔ اسلام کی بیعت کر چکا ہوں، پھر وطن لوٹا اور بدستور اسلام پر قائم ہوں، اگر کوئی جھوٹا مدعی ہمارے درمیان پیدا ہو تو اسکی ہم پر کیا ذمہ داری ہے؟ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى۔" تم نے میرے ساتھیوں کے مارنے میں بڑی عجلت کی، جلدی میں اکثر غلط کام ہوتے ہیں"۔ خالدؓ: "مجاعہ، تم نے وہ مذہب چھوڑ دیا ہے جو کل اختیار کیا تھا، تم جیسے چوٹی کے معزز آدمی کا اُس کذاب کی نبوت پر خاموش رہنا، اس کی نبوت تسلیم کرنے کے برابر ہے ..... تم نے وہ روش کیوں نہ اختیار کی جس پر تمہاری گرفت نہ ہوتی، تم نے بنو حنیفہ کو اسلام کی وفاداری پر قائم رکھنے کے لئے دوسرے لوگوں کی طرح تقریریں کیوں نہ کیں، جیسے ثمامہ بن اثال اور عمیر یشکری، اگر تم کہو کہ مجھے بنو حنیفہ کی طرف سے اندیشہ تھا تو تم میرے پاس کیوں نہ چلے آئے، یا تم نے مجھے خط کیوں نہ لکھا، یا میرے پاس کوئی قاصد کیوں نہ بھیجا، اہل بزاخہ سے میری جنگ اور اُن کی

شکست فاش کا حال تم کو معلوم تھا اور یہ بھی کہ میں فوج کے ساتھ تمہاری طرف بڑھا آرہا ہوں"! مجاعہ: "میری سب تقصیریں معاف کردو تو بہتر ہے"۔ خالدؓ: "میں نے تمہاری جان بخشی کی لیکن مسیلمہ کے بارے میں تمہاری خاموشی سے ہنوز میرے دل میں تمہاری طرف سے شبہہ ہے اور میں تم کو گرفتار رکھوں گا"۔ مجاعہ: "تم نے میری جان بخش دی تو اب مجھے قید کا خوف نہیں ہے"۔ خالدؓ جب کہیں پڑاؤ ڈالتے تو مجاعہ کو بلاتے اور اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور باتیں کرتے۔ ایک دن انھوں نے مجاعہ سے پوچھا "یا دہو تو بتاؤ مسیلمہ کیسا کلام سنایا کرتا ہے"۔ مجاعہ نے اس کی مزعومہ وحی کی کچھ رجزیہ آیتیں سنائیں"۔ خالدؓ: "تم سمجھدار اور معزز آدمی ہو، کلام اللہ سنو اور پھر دشمنِ خدا کا کلام دیکھو جس سے وہ قرآن کا مقابلہ کرتا ہے"۔ خالدؓ نے مجاعہ کو سبح اسم ربک الاعلی والی آیت تلاوت کرکے سنائی"۔ مجاعہ: "ایک بحرنی عرب مسیلمہ کا بڑا مقرب تھا، وہ ہمارے پاس آتا اور کہتا: تمہارا برا ہو اہلِ یمامہ، تمہارا یہ لیڈر بخدا کذاب ہے، میرا خیال ہے کہ تم اس سے میرے تقرب کو دیکھتے ہوئے اس کے بارے میں میری رائے کو غلط بیانی پر محمول نہیں کروگے، بخدا وہ دروغ باف اور باطل فروش ہے"۔ خالد: اس بحرنی نے کیا کیا؛ مجاعہ: "وہ بھاگ گیا" وہ برابر مسیلمہ کی پول کھولا کرتا تھا، اس کو اندیشہ ہوا کہ کہیں مسیلمہ مار نہ ڈالے، اس لئے وہ بھاگ کر نجد چلا گیا"۔ خالد: "اس مقرب کی باتوں سے بھی بنوحنیفہ کی آنکھیں نہ کھلیں، اس خبیث کی کچھ اور دروغ بافیاں سناؤ"۔ مجاعہ: اُخرج لکم حنطة وزرانا ورطبا وتمرا"۔ خالدؓ: "اور تم اس کلام کو منزل من اللہ سمجھتے رہے"؟ مجاعہ: "اگر اس کو حق نہ سمجھتے تو دس ہزار سے زیادہ جانباز اس کے جھنڈے تلے جمع نہ ہوجاتے۔ ان سے کل تمہارا مقابلہ ہوگا"۔ خالد: "خدا ہماری مدد کرے گا اور اسلام کا بول بالا ہوگا، ان کا مقابلہ دراصل خدا اور اسلام سے ہے"۔

کتاب اُمَوی میں ہے: پھر خالدؓ روانہ ہوئے اور یمامہ کی ایک وادی میں اپنا خیمہ لگایا، بنوحنیفہ مسیلمہ کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے نکل آئے۔ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ: جب خالدؓ یمامہ کے قریب پہنچے اور عقربا میں پڑاؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا تو انھوں نے ہراول دستے آگے بھیج دیئے، انھوں نے واپس آکر خبر دی کہ مسیلمہ اور اس کی فوج پہلے ہی سے عقربا میں خیمہ زن ہے، خالدؓ نے اپنے مشیروں سے صلاح کی کہ آیا یمامہ کی طرف پیش قدمی کریں یا خود بھی عقربا جاکر خیمہ لگائیں، طے پایا کہ عقربا کا رخ کیا جائے، خالدؓ اپنی کل

فوج کے ساتھ روانہ ہوئے اور عقربا جا کر اترے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلے خالدؓ نے عقربا میں اپنا کیمپ لگایا اور پھر مسیلمہ نے، اور ایک قول یہ ہے کہ دونوں بیک وقت وہاں فروکش ہوئے۔" راویوں کا بیان ہے کہ مسلمان براء رجال بن عنفوہ کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے رہے تھے، عقربا پہنچکر انھوں نے دیکھا کہ وہ مسیلمہ کی ہراول فوج کا سالار ہے، انھوں نے اس کو خوب لعنت ملامت کی، جب خالدؓ اپنا کیمپ لگا چکے اور بنو حنیفہ نے اپنی صفیں درست کرلیں تو خالدؓ اپنی صفوں کی طرف گئے اور زید بن خطاب کو اپنا جھنڈا دے کر آگے بڑھایا، اور انصار کا جھنڈا ثابت بن قیس بن شماس کے حوالہ کیا، وہ اس کو لیکر بڑھ گئے، اپنے میمنہ پر حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کو اور میسرہ پر شجاع بن وہب اور گھوڑا فوج پر براء بن مالک کو مقرر کیا، پھر براء کو ہٹا کر ان کی جگہ اسامہ بن زید کو مامور کیا، اس کے بعد انھوں نے اپنے خیمہ میں ایک تخت بچھوایا اور اس پر لیٹ کر مجاعہ جو ام متمم کی حراست میں تھے نیز ممتاز صحابہ سے باتیں کرنے لگے۔ بنو حنیفہ تلواریں سونتے آگے بڑھے اور سارا دن بڑھتے رہے، تلواریں دیکھ کر خالدؓ بولے: "خوش ہو جاؤ مسلمانو! خدا نے دشمن کو ٹھکانے لگا دیا، اس کا دور سے تلواریں سونتنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تم سے ڈرتا ہے اور اس کے معنی ہیں یقینی بزدلی اور شکست۔" مجاعہ: "ہرگز نہیں ذرا غور سے دیکھو ابوسلیمان! یہ ٹھنڈی تلواریں ہیں۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ آج صبح کی سردی سے ٹوٹ نہ جائیں بنو حنیفہ ننگا کرکے دھوپ دکھا رہے ہیں۔" جب بنو حنیفہ مسلمانوں کے قریب آئے تو انھوں نے للکار کر کہا "واضح ہو کہ ہم نے تلواریں نہ تو تم کو ڈرانے کے لئے سونتی ہیں، نہ اس کی وجہ بزدلی ہے بلکہ بات یہ ہے کہ وہ ہندی لوہے (اسٹیل) کی ہیں۔ صبح ٹھنڈی تھی، ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ٹوٹ نہ جائیں اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ تم سے لڑنے تک ان کو سینک لیں عنقریب تم ان کی گرمی محسوس کروگے۔" سخت لڑائی ہوئی، دونوں فریق بڑی پامردی سے ڈٹے رہے، ان کے بہت سے لوگ مرے اور بہت سے گھائل ہوئے، مسلمانوں میں پہلے مقتول مالک بن اوس تھے جن کو محکم بن طفیل نے مارا، پرانے اور قرآن خوان صحابہ کو دشمن نے بری طرح گھیر لیا، معدودے چند کو چھوڑ کر وہ سب کھیت رہے، دونوں فریق کئی بار پسپا ہوئے، مسلمان مشرکوں کے اور مشرک، مسلمانوں کے کیمپ میں کئی بار گھس آئے، جب مسلمان پسپا

کیمپ چھوڑ کر پسپا ہوئے اور بنو حنیفہ اس میں گھس پڑے تو انھوں نے چاہا مجاعہ کو لے جائیں لیکن چونکہ اس کے بیڑیاں پڑی تھیں اور مسلمانوں کی ترکتاز بھی برابر جاری تھی، وہ لے جانے میں کامیاب نہ ہوئے؛ جوابی حملہ کر کے جب مسلمان پھر کیمپ پر قابض ہوئے تو وہ یہ کہتے ہوئے مجاعہ کو قتل کرنے جھپٹے: "قتل کر دو، دشمنِ خدا کو، اُن کا سرغنہ ہے۔ وہ اگر بنو حنیفہ کی اس تک رسائی ہو گئی تو وہ اس کو لے جائیں گے"۔ مسلمانوں نے مجاعہ پر تلوار سونتی تو خالدؓ کی بیوی ام متمم نے اپنے جسم کی اوٹ میں اس کو لے لیا اور کہا "یہ میری پناہ میں ہے"۔ مُجّاعہ نے بھی کئی بار ام متمم کو بنو حنیفہ سے بچایا تھا جب خالدؓ نے مجاعہ کو ام متمم کے حوالہ کر کے اس کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کی تھی تو مجاعہ نے ام متمم سے کہا تھا: "کیا تم مجھ سے عہد کرو گی کہ اگر میری طرف کے لوگ فتحیاب ہوں تو تم میری پناہ میں رہو گی اور اگر تمہارے لوگ فتحیاب ہوں تو تم مجھے اپنی پناہ میں لو گی"؛ ام متمم نے یہ عہد کر لیا تھا۔ (باقی)

۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ

۱۸۵۷ء کے واقعات پر ہندوستان و پاکستان میں متعدد کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ روزنامچہ اپنی مختلف خصوصیات کے لحاظ سے ایک عجیب تاریخی دستاویز ہے۔ روزنامچہ لکھنے والے عبد اللطیف ہیں جنھوں نے قلعہ دہلی کا آنکھوں دیکھا حال صاف شستہ اور موثر انداز میں سپردِ قلم کیا ہے، اس روزنامچے میں بعض ایسی معلومات بھی ملتی ہیں جو پہلی بار اسی روزنامچہ کے ذریعہ سامنے آئی ہیں۔ اس کو پڑھ کر ۱۸۵۷ء کے سبق آموز اور عبرتناک تاریخی ہنگامہ کے چشم دید حالات و واقعات کا نقشہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ سامنے آ جاتا ہے۔

کتاب کے مرتب مشہور فاضل اور مؤرخ خلیق احمد صاحب نظامی ہیں جن کی تاریخی بصیرت مسلمات کا درجہ رکھتی ہے۔ شروع میں ڈاکٹر یوسف حسین صاحب پرو وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے پیش لفظ کے علاوہ خلیق احمد صاحب کا نہایت جامع اور بصیرت افروز مقدمہ بھی ہے اس کے بعد اصل روزنامچہ کا فارسی متن اور پھر اس کا سہل و شگفتہ اردو ترجمہ، صفحات ۲۱۶ تقطیع ۲۶×۲۰ قیمت غیر مجلد تین روپے پچاس نئے پیسے۔ مجلد چار روپے پچاس نئے پیسے۔